لومڑی اور کچھوا

2Z44H8

کسی جنگل میں ایک تالاب تھا۔ تالاب میں خوٗب ساری مچھلیاں اور مینڈک مِل جُل کر رہتے تھے۔ ان مچھلیوں اور مینڈکوں کے ساتھ ایک بڑا سا کالا کچھوا بھی رہتا تھا۔ اس کچھوے کی دوستی ایک لومڑی سے ہوگئی تھی۔ لومڑی اُسی تالاب کے کنارے ایک چٹان کے بھٹ میں رہا کرتی تھی۔ کچھوا جب تالاب میں تیرتے تیرتے اُکتا جاتا تو کنارے پر آکر دھوٗپ میں پڑا رہتا۔ لومڑی بھی وہاں آجاتی۔ دونوں دوست جنگل کے دوٗسرے جانوروں، پھلوں، پھوٗلوں اور پرندوں کی باتیں کرتے۔ ایک دِن دونوں تالاب کے کنارے اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے کہ اُنھوں نے شیر کی دہاڑ سُنی۔

"ارے بھاگو، بھاگو!" لومڑی چِلّائی، "شیر آیا، شیر آیا!"

بچّو! تم جانتے ہو کہ کچھوا دھیرے دھیرے چلنے والا جانور ہے۔ اس کی پیٹھ پر پتّھر کی طرح سخت خول ہوتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس نے جب لومڑی کی آواز سُنی اور اُسے بھاگتے ہوئے دیکھا تو گھبرا گیا۔ اس نے دیکھا کہ میں تو تالاب سے بہت دوٗر آگیا ہوٗں۔ اب دوڑ کر تالاب تک نہیں جاسکتا۔

شیر کی دہاڑ پھر سنائی دی اور اچانک وہ جھاڑیوں سے نکل آیا۔ کچھوا بیچارہ اب کیا کرسکتا تھا۔ اس نے ڈر کے مارے اپنا سر اپنے خول میں چُھپا لیا۔

شیر نے کچھوے کو اپنا سر چُھپاتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے غرّا کر چھلانگ لگائی اور کچھوے کو دانتوں سے جکڑ لیا۔

یہ سارا تماشا لومڑی اپنے بھٹ کے سوٗراخ سے دیکھ رہی تھی۔ "ارے بیچارہ کچھوا!" وہ بڑبڑائی، "شیر نے آخر اُسے پکڑ ہی لیا۔ کاش! وہ بھاگ کر تالاب میں چلا گیا ہوتا۔"

لومڑی نے دیکھا کہ شیر کچھوے کی پیٹھ پر دانت گاڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔

"اب مَیں اپنے دوست کو کیسے بچاؤں؟" لومڑی نے سوچا۔ وہ شیر کے غرّانے کی آواز سُن رہی تھی۔ اچانک اسے ایک ترکیب سوٗجھی۔ وہ ہمّت کرکے بھٹ سے باہر آئی اور شیر کے پاس پہنچ کر بولی، "مہاراج! اس کچھوے

کی پیٹھ پر آپ کے دانتوں اور ناخنوں کا کچھ اثر نہیں ہوگا۔ اسے مارنے کی ایک ترکیب بتاؤں آپ کو؟"

شیر غرّا کر بولا، "ہاں، ہاں۔ ضرور بتاؤ۔"

"مہاراج، آپ اسے تالاب کے پانی میں چھوڑ دیں۔ پانی میں رہنے سے اس کی پیٹھ کا خول نرم ہو جائے گا۔ تب آپ اسے آسانی سے چبا سکیں گے۔"

یہ سُن کر شیر خوش ہو گیا۔ "ارے واہ! بی لومڑی، تو تو بڑی عقل مند ہے۔" کہہ کر وہ کچھوے کو منہ میں پکڑے ہوئے تالاب کی طرف بھاگا۔

کچھوے کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

تالاب کے پاس پہنچ کر شیر نے کچھوے کو دور پانی میں اُچھال دیا۔ کچھوے کو اور کیا چاہیے تھا، شیر نے خود اسے تالاب میں ڈال دیا تھا۔ وہ تیر کر بہت گہرائی میں ایک چٹان کے نیچے جا چھپا۔ اب شیر کچھوے کو پکڑ نہیں سکتا تھا۔

لومڑی نے جب دیکھا کہ اس کے دوست کی جان بچ گئی ہے تو وہ بھی دوٗر جنگل میں بھاگ گئی۔

(سلیم شہزاد)

بھٹ - چھوٹا سا غار

ترکیب - طریقہ

مشق

ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ تالاب کہاں تھا؟

۲۔ کچھوا کس کے ساتھ رہتا تھا؟

۳۔ کچھوا اور لومڑی کس کے بارے میں باتیں کرتے تھے؟

۴۔ لومڑی نے چِلّا کر کیا کہا؟

۵۔ شیر نے کچھوے کو کہاں اُچھال دیا؟

سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

۱۔ انھوں نے شیر کی .... سُنی۔

۲۔ اس نے .... کر چھلانگ لگائی۔

۳۔ یہ سارا تماشا لومڑی اپنے .... کے سوُراخ سے دیکھ رہی تھی۔

۴۔ اسے مارنے کی ایک .... بتاؤں آپ کو؟

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کرو:

رس کڑوا مفید مضبوط رونق

سرگرمی:

کچھوا، مچھلی، مینڈک، شیر اور لومڑی کی تصویریں حاصل کر کے اپنی بیاض میں چسپاں کرو۔

اِن جملوں کو غور سے پڑھو:

دونوں دوست جنگل کے جانوروں، پھلوں، پھوٗلوں اور پرندوں کی باتیں کرتے۔

لومڑی چِلّائی، ”شیر آیا، شیر آیا!“

ہاں، ہاں۔ ضروٗر بتاؤ۔

ان جملوں میں کہیں کہیں نشان (،) لگایا گیا ہے۔ یہ نشان ایک سے زیادہ چیزوں کے بیچ میں اور ایک ہی لفظ یا جملے کی تکرار کے وقت لگاتے ہیں۔ پڑھتے ہوئے اس نشان پر کچھ دیر ٹھہرا جاتا ہے۔ اسے ’سکتہ‘ کہتے ہیں۔

- سبق میں سے ایسے ہی تین جملے تلاش کرکے لکھو جن کے بیچ میں سکتے کا نشان آیا ہے۔
- اِن جملوں کو غور سے پڑھو :

ہمیں آپس میں پیار محبّت سے رہنا چاہیے۔

سچّے دوست دُکھ درد میں ہمیشہ کام آتے ہیں۔

پڑھنے لکھنے کے ساتھ کھیل کوُد بھی ضرؤری ہے۔

ان جملوں میں "**پیار محبّت، دُکھ درد، کھیل کوُد**" کے لفظ ایک جیسے معنی والے دو لفظوں کے ملنے سے بنتے ہیں۔ ایسے لفظ ہمیشہ ایک ساتھ بولے یا لکھے جاتے ہیں۔

دؤسری مثالیں "**سوچ سمجھ، کھیل تماشا، کھانا دانہ، یار دوست**" ہیں۔ ان لفظوں سے جملے بناؤ۔